بابا غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ: وفا شعار، مخلص اور بزرگ احرار کارکن

عبدالکریم قمر

تقریباً ایک صدی پہلے ہمارے شہر کمالیہ (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) میں میاں غلام حسین کھوکھر مرحوم کا خاندان اپنی نیکی، شرافت اور دین داری کی وجہ سے پوری برادری بلکہ شہر بھر میں اپنی مثال آپ تھا۔ ان کے چار بیٹے تھے، میاں نور محمد، میاں فیض محمد، میاں الٰہی بخش اور میاں غلام فرید۔ دونوں منجھلے بیٹے ہندوستان کی عظیم حریت پسند اور انقلابی جماعت مجلس احرار اسلام ہند میں شامل تھے۔ اس کے فعال کارکن اور باوردی رضا کار تھے۔ میاں غلام فرید 1922 کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ گھر میں ہر وقت جماعتی سرگرمیوں کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا۔ اس لئے نوعمر غلام فرید کے کانوں میں ''احرار اور امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ'' کے نام سنائی دیتے رہتے تھے۔ یہ نام ان کے شوق کو مہمیز لگاتے رہے۔ اور ان کے اپنے قول کے مطابق 1937 میں انھوں نے بھی مجلس احرار کا فارم رکنیت پُر کر دیا۔ اور نا صرف کارکن بلکہ باوردی رضا کار بن گئے۔ ان دنوں شہر میں جماعت بڑی فعال تھی۔ جماعت کے صدر میاں محمد رمضانؒ اور سیکرٹری مولانا حکیم محمد رمضانؒ تھے اور کارکنوں کی ایک کثیر تعداد تھی۔ باوردی رضا کار جب ایک جگہ اکٹھے ہو کر پریڈ کرتے تو نظارہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ میاں غلام فرید پرائمری سے زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے لیکن وہ بلا کے ذہین تھے۔ مذہبی و سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے جلسوں میں شرکت انکا معمول تھا۔ جلسوں میں عوام کے دینی جذبہ کو بیدار کرنے کے لئے نعت خوانی ہوتی۔ اور جوش و خروش کو ابھارنے کے لئے انقلابی نظمیں پڑھی جاتیں۔ میاں غلام فرید کو اللہ تعالیٰ نے خوش گلوئی سے نوازا تھا۔ اس لئے وہ بھی نعت خوانی کرنے لگے اور نظمیں پڑھنے لگے۔ ان دنوں مدارس عربیہ کے سہ روزہ دینی و اصلاحی اجتماعات عام ہوا کرتے تھے۔ اس لئے ان اجلاسوں میں شرکت کے لئے علاقہ اور اطراف و جوانب سے ان کو اصرار کر کے بلایا جانے لگا۔ کم تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود خداداد حافظہ کی وجہ سے انھیں بے شمار نعتیہ کلام اور نظمیں یاد تھیں۔ وہ اکثر خان محمد کمترؒ، سید امین گیلانیؒ، مرزا غلام نبی جانبازؒ، خواجہ عبدالرحیم عاجزؒ اور مولانا محمد ابراہیم خادمؒ کا اردو اور پنجابی کلام سنایا کرتے اور سماں باندھ دیتے۔

قیام پاکستان کے بعد 1949 میں مجلس احرار اسلام کا لاہور میں تاریخی اجتماع ہوا۔ جس میں جماعت کی مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق جماعت کی سیاسی حیثیت پر عارضی پابندی لگا دی گئی۔ تا کہ مسلم لیگ کو ملک میں اسلامی نظام حکومت کے قیام کے لئے موقع فراہم کیا جائے۔ اور مسلم لیگ کوئی عذر بہانہ نہ کر سکے۔ میاں غلام فرید نے اپنے دوست

احباب، رشتہ داروں اور احرار ساتھیوں کے ساتھ اس تاریخی اجتماع میں بھر پور شرکت کی۔ 1953 کی تحریک ختم نبوۃ میں دوسرے احرار کارکنوں کے ساتھ ان تینوں بھائیوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مجلس احرار 1953 سے 1962 تک اکثر و بیشتر پابندی کا شکار رہی۔ لیکن میاں غلام فرید نے کسی دوسری جماعت میں شمولیت اختیار نہ کی۔ 1968 میں مولانا فضلسید الرحمٰن احرارؒ (سلانوالی) کی تحریک سے کمالیہ میں احرار کو از سرِ نو منظّم کیا۔ (مولانا فضل الرحمٰن احرارؒ ان دنوں مسجد جامعہ فاروقیہ کمالیہ میں نماز جمعہ پڑھانے آیا کرتے تھے) میاں غلام فرید اور انکے دونوں بڑے بھائیوں نے پھر سے پوری تن دہی کے ساتھ جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ انھیں مقامی جماعت نے اپنا صدر منتخب کر لیا۔ اور ان کی سربراہی میں قافلۂ احرار پھر رواں دواں ہو گیا۔ 5-6 مارچ 1970 کو احرار پارک بیرون دہلی دروازہ لاہور میں مجلس احرار اسلام کی ایک تاریخی کانفرنس ہوئی۔ ہمارے شہر سے ایک بہت بڑے قافلہ نے اس میں شرکت کی۔ 1975 میں مجلس احرار اسلام نے قادیان کی طرح

چناب نگر (ربوہ) میں مسجد و مدرسہ کے لئے اراضی خرید کی۔ اور 27 فروری 1976 کو جانشین امیر شریعتؒ حضرت سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ نے وہاں مسجد احرار کا سنگ بنیاد رکھا تو کمالیہ سے ایک بڑے وفد نے اس مبارک تقریب میں شرکت کی۔ میاں غلام فرید بھی پیرانہ سالی کے باوجود اس قافلے میں شامل تھے۔ چنیوٹ شہر سے پختہ سڑک کی بجائے پیدل کھیتوں سے ہوتا ہوا یہ قافلہ دریائے چناب کے پرانے پل پر پہنچا۔ جہاں پر پولیس کا کڑا پہرہ تھا۔ خوش قسمتی سے یہ قافلہ وہاں سے آرام سے گزر گیا۔ دوسرا پُل عبور کرنے کے فوراً بعد قافلہ تو مغرب کی طرف کھیتوں سے ہوتا ہوا موضع چھنی کی طرف مڑ گیا۔ لیکن وہ پختہ سڑک پر سیدھے آگے اڈا کی طرف پیدل چلتے گئے۔ اور قافلے سے بچھڑ گئے۔ ہم سب لوگ تو مسجد احرار پہنچ گئے لیکن وہ چناب نگر پہنچ کر بھی مسجد کی جگہ تک نہ پہنچ سکے۔ جس کے لئے وہ بہت افسوس کیا کرتے تھے۔

1938 میں ان کے مکان سے ملحق ایک قطعہ اراضی اولاد سے محروم ایک نیک دل خاتون نے مسجد کے لئے وقف کر کے اس پر جامع مسجد صدیقیہ تعمیر کروادی۔ نو عمری سے ہی میاں غلام فرید نماز اور تہجد کے پابند تھے۔ پڑوسی ہونے کے ناتے اس مسجد کی صفائی کرنا، اذان دینا اور خدمت کرنا انھوں نے اپنے ذمے لے لیا۔ گویا وہ مسجد جامع صدیقیہ کے منتظم اور خادم سبھی کچھ تھے یہ ساری خدمت فی سبیل اللہ تھی۔ اور یہ ذمہ داری انھوں نے پون صدی زندگی کے آخری ایام تک نبھائی۔ ان کی کوششوں سے اب یہ مسجد بہت خوب صورت اور دو منزلہ بن چکی ہے۔ یہ مسجد شہر میں جماعتی سرگرمیوں کا مرکز تھی۔ جماعت کے تمام پروگرام اسی مسجد میں ہوتے تھے۔ حضرت پیر جی سید عطاالمہیمن شاہ بخاری 1975 میں تقریباً ایک سال تک یہاں مستقل خطبہ جمعہ دیتے رہے ہیں۔

مشہور شاعر اکبر حسین اکبر الہ آبادی کا ایک شعر ہے۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں　　کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

میاں غلام فرید کو بھی اللہ تعالیٰ کا نام لینے پر تھانے حوالات میں بند ہونا پڑا، ان کے خلاف پرچہ ہوا اور مقدمہ درج ہوا۔ ہوا یوں کہ میاں غلام فرید نہ صرف خود تہجد کے پابند تھے۔ بلکہ اہلِ محلّہ کو بھی تہجد کے لئے جگایا کرتے تھے۔ سردی ہو یا گرمی، آندھی آئے یا مینہ برسے وہ تہجد کے وقت مسجد کا سپیکر کھول کر پہلے درود ابراہیمی پڑھتے اور پھر یہ دوشعر پڑھتے۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے　　حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

مانگنے والوں کو ہم شان کئی دیتے ہیں　　ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

یہ دوشعر پڑھ کر سپیکر بند کر دیتے لیکن میاں غلام فرید اس جرم میں دھر لئے گئے۔ اور ان پر لوگوں کو بے آرام کرنے کا الزام لگا کر مقدمہ قائم کر دیا گیا۔ وہ کچھ عرصہ پہلے حج بیت اللہ اور حاضری روضہ رسول ﷺ کی سعادت سے بھی بہرہ یاب ہوئے۔

تقریباً 95 سال کی عمر ہونے کے باوجود وہ دو تین ماہ پہلے تک اپنے تمام معمولات زندگی حسب معمول ادا کرتے رہے۔ جنوری 2017 سے کمزوری بڑھنے لگی۔ دس پندرہ یوم پہلے وہ زیادہ نقاہت محسوس کرنے لگے اور چارپائی سے لگ گئے۔ لیکن ہوش وحواس بفضلہ تعالیٰ آخر دم تک بالکل ٹھیک رہے۔ سوموار 23 جنوری 2017 کو بعد نماز عصر طبیعت زیادہ خراب ہوئی اور بوقت مغرب اس دنیائے فانی سے دارالبقا کو کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے سید کفیل بخاری مدظلّہ اور عبداللطیف خالد چیمہ کو وفات کی اطلاع دی سید کفیل بخاری مدظلّہ لاہور تھے۔ جنازہ پڑھانے کے لئے وہ تشریف لائے۔ چیچہ وطنی سے عبداللطیف خالد چیمہ اور مولانا محمد منظور بھی انکے ہمراہ تھے۔ منگل 24 جنوری 2017 کو 11.30 بجے دن عیدگاہ نعمانیہ چیچہ وطنی روڈ میں سید کفیل بخاری مدظلّہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں انھوں نے مرحوم کی جماعتی خدمات کا ذکر کیا۔ اور انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ نماز جنازہ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ سے مجلس احرار کے ذمہ داران حافظ محکم الدین اور حافظ محمد اسماعیل نے احباب احرار سمیت شرکت کی۔ علاوہ ازیں شہر کے دینی مدارس کے ذمہ داران، سیاسی اور سماجی تنظیموں کے کارکنان، عمائدین شہر اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ امیر مجلس احرار اسلام پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلّہ نے مرحوم کے بیٹے محمد اجمل سے فون پر تعزیت کا اظہار کیا اور دعاؤں سے نوازا۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ، بیٹا محمد اجمل اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ میاں غلام فرید نے 1937 میں پہلی دفعہ مجلس احرار اسلام کا فارم رکنیت پُر کیا تھا۔ اور 2016 کی تازہ ترین رکنیت سازی میں بھی انھوں نے اپنا فارم پُر کیا تھا۔ وہ تادم زیست احرار میں شامل رہے۔ وہ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود جماعتی کاموں کے لئے ہر وقت آمادہ اور تیار رہتے تھے۔ ان کا یہ جماعتی تعلق آٹھ دہائیوں پر مشتمل تھا۔ اس لحاظ سے

وہ اس وقت جماعت احرار کے سب سے پرانے کارکن تھے۔اس لئے شہر بھر میں اور جماعتی سطح پر انھیں بابائے احرار کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔جماعت کے سب سے قدیم کارکن ہونے کی وجہ سے حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلّہ نے ان کے لئے مدینہ شریف کا انتہائی قیمتی رومال ہدیہ کیا۔جو میں نے ان تک پہنچایا۔

میاں غلام فریدؒ نے جماعت سے وفاداری وایثار کی ایک تاریخ رقم کی۔تنظیمیں اور جماعتیں ایسے ہی وفا شعار اور ایثار پیشہ کارکنوں کے دم سے قائم رہتی اور پروان چڑھتی ہیں۔اور ایسے بے لوث اور مجسمہء وفا کارکن کسی بھی جماعت کے لئے سرمایہ افتخار ہوتے ہیں۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

rahmat.JPG not found.

دعاءِ صحت

- مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المومن بخاری دامت برکاتہم شدید علیل ہیں
- حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند گرامی جناب خواجہ رشید احمد صاحب گزشتہ ایک سال سے کومے میں ہیں
- مجلس احرار اسلام بہاول پور کے صدر قاری عبدالعزیز صاحب
- مدرسہ معمورہ کا سابق طالب علم حافظ محمد اویس سنجرانی علیل ہے
- لاہور کے بزرگ احرار کارکن چودھری محمد اکرام صاحب طویل عرصے سے علیل ہیں
- مجلس احرارِ اسلام چشتیاں کے کارکن حافظ فاروق احمد علیل ہیں
- مولانا عبدالغفور مظفرگڑھی کے تایازاد محمد ادریس علیل ہیں۔
- مجلس احرار اسلام گجرات کے رہنما قاری ضیاء اللہ ہاشمی کے والد علیل ہیں

احباب وقارئین سے درخواست ہے کہ تمام مریضوں کی صحت یابی کے لیے دعاء فرمائیں،اللہ تعالیٰ انہیں شفا کاملہ عطا فرمائے